Lesson 30. Al-Baqarah (Ayaat 232 - 235): Day 101 سُوۡرَةُ البَقَرَة کی تفسیر

وَاِذَا طَلَّقۡتُمُ

وَ	اِذَا	طَلَّقۡتُمُ
اور	جب	طلاق دو تم

اور جب تم عورتوں کو طلاق

النِّسَآءَ فَبَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعۡضُلُوۡهُنَّ اَنۡ يَّنۡكِحۡنَ اَزۡوَاجَهُنَّ

النِّسَآءَ	فَبَلَغۡنَ	اَجَلَهُنَّ	فَلَا	تَعۡضُلُوۡهُنَّ	اَنۡ	يَّنۡكِحۡنَ	اَزۡوَاجَهُنَّ
عورتوں کو	پس پہنچ جائیں	اپنی عدت کو	پس مت	منع کروان کو	یہ کہ	نکاح کریں	خاوندوں اپنے سے

دے چکو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو ان کو دوسرے شوہروں کے ساتھ جب وہ آپس میں

اِذَا تَرَاضَوۡا بَيۡنَهُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ ذٰلِكَ يُوۡعَظُ بِهٖ مَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ

اِذَا	تَرَاضَوۡا	بَيۡنَهُمۡ	بِالۡمَعۡرُوۡفِ	ذٰلِكَ	يُوۡعَظُ	بِهٖ	مَنۡ	كَانَ	مِنۡكُمۡ
جب	راضی ہوں	آپس میں	ساتھ اچھی طرح کے	یہ	نصیحت کیا جاتا ہے	ساتھ اسکے	جو کوئی	ہو	تم میں سے

جائز طور پر راضی ہو جائیں نکاح کرنے سے مت روکو۔ اس (حکم) سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو تم میں

يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمۡ اَزۡكٰى لَكُمۡ وَاَطۡهَرُ ؕ وَاللّٰهُ

يُؤۡمِنُ	بِاللّٰهِ	وَ	الۡيَوۡمِ	الۡاٰخِرِ	ذٰلِكُمۡ	اَزۡكٰى	لَكُمۡ	وَ	اَطۡهَرُ	وَاللّٰهُ
ایمان لائے	ساتھ اللہ کے	اور	دن	آخرت کے	یہ	بہت پاکیزہ ہے	واسطے تمہارے	اور	بہت پاک	اور اللہ

اللہ اور روزِ آخرت پر یقین رکھتا ہے۔ یہ تمہارے لیے نہایت خوب اور بہت پاکیزگی کی بات ہے۔ اور اللہ

يَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۳۲﴾ وَالۡوَالِدٰتُ يُرۡضِعۡنَ اَوۡلَادَهُنَّ

يَعۡلَمُ	وَ	اَنۡتُمۡ	لَا	تَعۡلَمُوۡنَ	وَ	الۡوَالِدٰتُ	يُرۡضِعۡنَ	اَوۡلَادَهُنَّ
جانتا ہے	اور	تم	نہیں	جانتے	اور	بچے والیاں	دودھ پلائیں	اولاد اپنی کو

جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ﴿۲۳۲﴾ اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں

حَوۡلَيۡنِ كَامِلَيۡنِ لِمَنۡ اَرَادَ اَنۡ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الۡمَوۡلُوۡدِ لَهٗ

حَوۡلَيۡنِ	كَامِلَيۡنِ	لِمَنۡ	اَرَادَ	اَنۡ	يُّتِمَّ	الرَّضَاعَةَ	وَ	عَلَى الۡمَوۡلُوۡدِ	لَهٗ
دو برس	پورے	واسطے اسکے جو	ارادہ کرے	یہ کہ	پورا کرے	دودھ پلانا	اور	اور پر اس کے کہ لڑکا ہے	اس کا

یہ (حکم) اس شخص کے لیے ہے جو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے اور دودھ پلانے والی

رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا ۚ

رِزْقُهُنَّ	وَ	كِسْوَتُهُنَّ	بِالْمَعْرُوفِ	لَا	تُكَلَّفُ	نَفْسٌ	إِلَّا	وُسْعَهَا
کھلانا ان کا	اور	پہنانا ان کا	ساتھ اچھی طرح کے	نہیں	تکلیف دیا جاتا	کوئی جی	مگر	طاقت اپنی پر

ماؤں کا کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق باپ کے ذمے ہوگا۔ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی

لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَّهُ بِوَلَدِهِ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ

لَا	تُضَآرَّ	وَالِدَةٌ	بِوَلَدِهَا	وَلَا	مَوْلُودٌ لَّهُ	بِوَلَدِهِ	وَ	عَلَى	الْوَارِثِ
نہیں	ضرر دی جائے	ماں	ساتھ بچے اپنے کے	اور نہ	بچے والا	ساتھ بچے اپنے کے	اور	اوپر	وارث کے ہے

(تو یاد رکھو کہ) نہ تو ماں کو اُس کے بچے کے سبب نقصان پہنچایا جائے اور نہ باپ کو اُس کی اولاد کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے۔ اور اسی طرح

مِثْلُ ذَٰلِكَ ۗ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا

مِثْلُ	ذَٰلِكَ	فَإِنْ	أَرَادَا	فِصَالًا	عَنْ	تَرَاضٍ	مِّنْهُمَا	وَتَشَاوُرٍ	فَلَا
مانند	اس کے	پس اگر	ارادہ کریں	دودھ چھڑانے کا	سے	رضامندی	آپس میں	اور مصلحت سے	پس نہیں

(نان نفقہ) بچے کے وارث کے ذمے ہے۔ اور اگر دونوں (یعنی ماں باپ) آپس کی رضامندی اور صلاح سے بچے کا دودھ چھڑانا چاہیں

جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا

جُنَاحَ	عَلَيْهِمَا	وَ	إِنْ	أَرَدْتُمْ	أَنْ	تَسْتَرْضِعُوا	أَوْلَادَكُمْ	فَلَا
گناہ	اوپر ان دونوں کے	اور	اگر	ارادہ کرو تم	یہ کہ	دودھ پلواؤ تم	اولاد اپنی کو	پس نہیں

تو ان پر کچھ گناہ نہیں۔ اور اگر تم اپنی اولاد کو دودھ پلوانا چاہو تو تم

جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ

جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	إِذَا	سَلَّمْتُمْ	مَّآ	آتَيْتُمْ	بِالْمَعْرُوفِ	وَ	اتَّقُوا	اللَّهَ
گناہ	اوپر تمہارے	جب	سونپ دو تم	جو کچھ	دینا کیا ہے	ساتھ اچھی طرح کے	اور	ڈرو	اللہ سے

پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ تم دودھ پلانے والیوں کو دستور کے مطابق اُن کا حق جو تم نے دینا کیا تھا دے دو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٣٣﴾ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ

وَ	اعْلَمُوا	أَنَّ	اللَّهَ	بِمَا	تَعْمَلُونَ	بَصِيرٌ	وَ	الَّذِينَ	يُتَوَفَّوْنَ	مِنْكُمْ
اور	جان لو	یہ کہ	اللہ	ساتھ اس چیز کے کہ	کرتے ہو تم	دیکھنے والا ہے	اور	جو لوگ کہ	مرجاتے ہیں	تم میں سے

اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھ رہا ہے (۲۳۳) اور جو لوگ تم میں سے مرجائیں

وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ

وَيَذَرُوْنَ	اَزْوَاجًا	يَّتَرَبَّصْنَ	بِاَنْفُسِهِنَّ	اَرْبَعَةَ	اَشْهُرٍ	وَّعَشْرًا
اور چھوڑ جاتے ہیں	بیبیاں	وہ انتظار کریں	جان اپنی کو	چار	مہینے	اور دس دن کا

اور عورتیں چھوڑ جائیں تو عورتیں چار مہینے اور دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِىْٓ اَنْفُسِهِنَّ

فَاِذَا	بَلَغْنَ	اَجَلَهُنَّ	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	فِيْمَا	فَعَلْنَ	فِىْٓ	اَنْفُسِهِنَّ
پس جب	پہنچیں	وعدے اپنے کو	پس نہیں	گناہ	اوپر تمہارے	بیچ اس چیز کے کہ	کرتی ہیں	بیچ	جانوں اپنی کے

اور جب (یہ) عدت پوری کر چکیں اور اپنے حق میں پسندیدہ کام (یعنی نکاح) کر لیں تو تم پر کچھ

بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (٢٣٤) وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا

بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرٌ	وَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	فِيْمَا
ساتھ اچھی طرح کے	اور	اللہ	ساتھ اس چیز کے کہ	تم کرتے ہو	خبردار ہے	اور نہیں	گناہ	اوپر تمہارے	بیچ اس چیز کے کہ

گناہ نہیں۔ اور اللہ تمہارے سب کاموں سے واقف ہے (٢٣٤) اگر تم کنائے کی باتوں میں

عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ

عَرَّضْتُمْ	بِهٖ	مِنْ	خِطْبَةِ	النِّسَآءِ	اَوْ	اَكْنَنْتُمْ	فِىْٓ	اَنْفُسِكُمْ	عَلِمَ
پردہ کیا تم نے	ساتھ اس کے	سے	منگنی	عورتوں کے	یا	چھپا رکھا تم نے	بیچ	اپنی جانوں کے	جانتا ہے

عورتوں کو نکاح کا پیغام بھیجو یا (نکاح کی خواہش کو) اپنے دلوں میں مخفی رکھو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ اللہ کو

اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ

اللّٰهُ	اَنَّكُمْ	سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ	وَ	لٰكِنْ	لَّا	تُوَاعِدُوْهُنَّ	سِرًّا	اِلَّآ	اَنْ
اللہ	یہ کہ تم	البتہ ذکر کرو گے ان کا	اور	لیکن	مت	وعدہ دو ان کو	چھپے ہوئے	مگر	یہ کہ

معلوم ہے کہ تم ان سے (نکاح کا) ذکر کرو گے مگر (ایام عدت میں) اسکے سوا کہ دستور کے مطابق کوئی بات

تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ

تَقُوْلُوْا	قَوْلًا	مَّعْرُوْفًا	وَ	لَا	تَعْزِمُوْا	عُقْدَةَ	النِّكَاحِ	حَتّٰى	يَبْلُغَ
کہو تم ان کو	بات	اچھی	اور	مت	محکم کرو	گرہ	نکاح کی	یہاں تک کہ	پہنچے

کہہ دو پوشیدہ طور پر ان سے قول و قرار نہ کرنا اور جب تک عدت پوری نہ ہو لے نکاح

الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ									
الْكِتٰبُ	اَجَلَهٗ	وَ	اعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	يَعْلَمُ	مَا	فِيْٓ	اَنْفُسِكُمْ
لکھا ہوا	وقت اپنے کو	اور	جانو	یہ کہ بیشک	اللہ	جانتا ہے	جو کچھ	بیچ	جی تمہارے کے ہے
کا پختہ ارادہ نہ کرنا۔	اور جان رکھو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ کو سب معلوم ہے								
فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾ ع									
فَاحْذَرُوْهُ	وَ	اعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	حَلِيْمٌ			
پس ڈرو اس سے	اور	جانو	یہ کہ بیشک	اللہ	بخشنے والا ہے	تحمل والا			
تو اس سے ڈرتے رہو	اور جان رکھو کہ اللہ بخشنے والا (اور) حلم والا ہے ﴿۲۳۵﴾								

لفظی وضاحت:

فَبَلَغْنَ: ب ل غ۔ عربی میں گول ۃ یا ۃ مربوطہ اور ن عورت کے لئے ہیں (جمع)۔ پہنچ جانا۔

اَجَلَهُنَّ: یہاں اس سے مراد عدّت ہے۔

تَعْضُلُوْهُنَّ: ع ض ل۔ منع کرنا۔

عربی زبان میں بعض اوقات لفظ شکل بدل کر آتے ہیں۔ عربی میں نو باب ہوتے ہیں۔

تَرَاضَوْا: ر ض ی۔ مختلف معنوں میں آتا ہے۔ باہم۔

يُوْعَظُ: وع ظ۔ وعظ، نصیحت **اَزْكٰى:** بہت زیادہ پاکیزہ۔

اللہ ہمیں زندگی بسر کرنے کا طریقہ سکھاتا ہے۔ اِن آیات کو دیکھیں کیا یہ وظیفوں کے لئے ہیں۔

طْهَرُ: پاک۔ **وَالْوَالِدٰتُ:** والدہ (واحد) والدات جمع ہیں۔

يُرۡضِعۡنَ: رضاعت۔ر ض۔ع،دودھ پلانا۔ دودھ پلوانا۔ المرضع دودھ پلانے والی ماں۔

اَوۡلَادَهُنَّ: ولد بچہ (واحد)۔ اولاد جمع ہے۔

حولین۔ح ول۔ تثنیہ۔ دوسال كَامِلَيۡنِ: مکمل، کامل کا تثنیہ

يُّتِمَّ: ت م م۔ پورا کرنا۔ تمام۔ الرَّضَاعَةَ: دودھ پلانے کا عرصہ۔

الۡمَوۡلُوۡدِ: ول د: بچے۔ میلاد بھی اسی سے ہے۔ باپ کا بچہ ہے۔

رِزۡقُهُنَّ: مطلقہ بیوی کا کھانے پینے کا خرچ۔ كِسۡوَتُهُنَّ: لباس۔ سلے ہوئے کپڑے

تُكَلَّفُ: مشکل کی طرف اشارہ۔ وُسۡعَهَا: وس ع: وسیع۔ وسعت

تُضَآرَّ: ض رر۔ باہمی تکلیف۔ الۡوَارِثِ: ورث۔ وراثت کا حصہ پانے والا

فِصَالًا: کسی چیز کو الگ کرنا۔ دودھ چھڑوانا۔ کتاب کے باب کو بھی کہتے ہیں۔ فصل میں بھی بھوسہ اور دانے الگ کرنا۔

تَشَاوُرٍ: مشورہ۔ شوریٰ

تَسۡتَرۡضِعُوۡۤا: ر ض ع۔

عربی میں اس ت کہیں لگ جائیں تو طلب کو ظاہر کرتے ہیں۔

سَلَّمۡتُمۡ: سونپنا۔ اطاعت کرنا

يُتَوَفَّوۡنَ: وف ا۔ وفات۔ کسی کو پورا سونپنا۔

عربی میں گنتی میں بھی مذکر و مؤنث ہوتے ہیں۔ اَرْبَعَةَ: چار۔ اَشْھُرٍ: مہینے۔

عَرَّضْتُمْ: اشارۃً نکاح کی بات کرنا۔ خِطْبَةِ: منگنی۔ خُطبہ خطاب سے ہے۔

اَكْنَنْتُمْ: ک ن ن۔ گہرائی، اندر۔ تَعْزِمُوْا: ع ز م۔ پختہ ارازدہ۔ عزم کرلینا

فَاحْذَرُوْهُ: ح ز ر۔ ڈر

سبق کا خلاصہ: آج کے سبق میں ہم عدّت اور رضاعت کے مسائل دیکھیں گے۔ طلاق کے بعد عورت کو عدّت پوری کرنی ہوتی ہے۔ کچھ باتیں ہم نے طلاق کے موضوع میں پڑھ لی تھیں۔ اہم بات یہ ہے کہ عدّت کے دوران دوسرا نکاح نہیں کرنا۔ طلاق کے بعد اوپر والے لوگ بہت حصّہ لیتے ہیں۔ عام طور پر لڑکا اور لڑکی پہلے ہی پریشان ہوتے ہیں، ایک گھر خراب ہوتا ہے۔ میاں بیوی کے معاملے میں دوسرے لوگوں کو کم سے کم دخل دینا چاہیئے۔

ہم یہ بھی دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ماں کے دودھ میں بہت غذائیت رکھی ہے اور اس سے بچے پر کیا نفسیاتی اثرات ہوتے ہیں۔ آج کے دور میں بعض اوقات اولادیں سوحانِ روح کیوں بنی ہیں؟

طلاق یافتہ عورت کے پاس بچہ بھی ہو تو کیا کیا جائے؟ بچے پر اس کے کیا اثرات ہوتے ہیں؟

بیوہ عورت کی عدّت کی بات بھی ہو گی۔

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ

ذٰلِكُمۡ اَزۡكٰى لَـكُمۡ وَاَطۡهَرُ‌ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ وَاَنۡـتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۳۲﴾

اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو ان کو دوسرے شوہروں کے ساتھ جب وہ آپس میں جائز طور پر راضی ہو جائیں نکاح کرنے سے مت روکو۔ اس (حکم) سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو تم میں خدا اور روز آخرت پر یقین رکھتا ہے۔ یہ تمہارے لئے نہایت خوب اور بہت پاکیزگی کی بات ہے اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ﴿۲۳۲﴾

اپنے دل میں خاص طور پر اللہ کے لئے شکر گزاری محسوس کریں کہ ہم عورتوں کا اتنا خیال رکھا گیا ہے۔ ایک معروف شخص کا کہنا ہے کہ اگر مجھے یقین نہ ہو تا کہ محمدؐ نے یہ قران لکھا ہے (جو صحیح نہیں ہے) تو میں سوچتا کہ یہ قرآن ایک عورت نے لکھا ہے کیونکہ عورت کے حقوق کی بہت بات کی گئی ہے۔ اللہ نے ہمیں تنہا نہیں چھوڑا۔ مرد اور عورت دونوں اللہ کی مخلوق ہیں دونوں کے حقوق و فرائض کا خیال رکھنے کی ذمّہ داری دی گئی ہے۔

پچھلے سبق میں طلاق کے موضوع پر ہماری رہنمائی کی گئی تھی۔ آج کے سبق میں عورت کے گھر والوں (ولی) کو (یا شوہر کو) حکم دیا جارہا ہے؛ ایک تو تفسیر تو یہ ہے کہ ابھی تک طلاقِ رجعی ہوئی ہو اور اگر پہلا شوہر نکاح کرنا چاہتا ہو تو باقی گھر والے روک دیتے ہیں اور ضدّ لگا لیتے ہیں کہ اب وہاں نہیں کرنے دینگے۔ اگر صرف طلاق ہوئی ہو اور اِدھر اُدھر کی باتیں نہ ہوئی ہوں تو دوبارہ کرنا نسبتاً آسان ہو گا۔ ایک نصیحت لیں کہ کسی کے ازدواجی معاملے میں نہ آئیں۔

اِس کی مثال صحابہ کرامؓ کی زندگی سے ملتی ہے؛ صحیح بخاریؒ میں ہے: حضرت معقل بن یسارؓ نے اپنی بہن کا نکاح کیا۔ بہن کو طلاق ہو گئی، وہ واپس گھر آ گئی۔ پہلے شوہر کو بعد میں احساس ہُوا تو اُس نے دوبارہ نکاح کا پیغام بھیج دیا۔ معقلؓ نے انکار کر دیا۔

ایک اور واقعہ جابرؓ بن عبداللہ کی چچازاد بہن کا بھی ہے۔یہی صورتِ حال اُس کے ساتھ بھی ہوئی۔

اللہ نے یہ آیات نازل کر دیں کہ اپنے شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکو۔

اگر کبھی میاں بیوی میں تھوڑی سی جدائی ہو جائے تو بعض اوقات اُس سے محبت بڑھ جاتی ہے۔ لیکن لمبی جدائی اور لمبی دوری محبت کو کم کر دیتی ہے۔

کبھی کبھار میاں بیوی کو کچھ وقت اکٹھے گزارنا چاہیئے تاکہ محبت تازہ ہوتی رہے۔

لڑکے کے گھر والے بھی انوالو د ہوتے ہیں۔لڑکی بھی گھر والوں کو رپورٹ دیتی ہے۔۔شوہر اور بیوی خود معاملات سنبھال لیں گے۔مرد کو ذمّہ داری اُٹھانے دیں۔لڑکی کو گزارہ کرنے والی اور بڑے دل والی ہونا چاہیئے۔ہمارے بچوں کو شیئر کرنے کی عادت ہی نہیں رہی۔

ہم اپنے بچوں کی تربیت ایسی کریں کہ وہ ایکدوسرے کا ساتھ دینے والے ہوں۔باہمت اور برداشت والے ہوں۔لڑکی کو لاڈلا اور نازک مزاج نہ بنائیں۔بچوں پر بلاوجہ تنقید نہ کریں لیکن بلاوجہ کا حال بھی نہ پوچھیں۔اُنہیں اپنی زندگی گزارنے دیں۔

اللہ فرماتے ہیں کہ اُن کو شادی کرنے دیں۔روک ٹوک نہ کریں۔پھر فرمایا: اس (حکم) سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو تم میں خدا اور روز آخرت پر یقین رکھتا ہے۔

نصیحت تو پکّے ایمان والے کو ہی ملے گی۔اللہ کے فیصلے بہترین ہیں۔اللہ ہی رشتے بناتا اور جوڑتا ہے۔

دوسرا یہ کہ اللہ سے ڈرنے والے دوسروں کو تکلیف نہیں دیتے۔زبان سے کبھی کوئی ایسی بات نہ کہیں جو دوسروں کو تکلیف دے۔جن کا تعلق ہو یا نہیں، بالکل کسی کو دل دکھانے والی بات نہ کہیں۔

" یہ تمہارے لئے نہایت خوب اور بہت پاکیزگی کی بات ہے اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے" یعنی اچھی بات تو یہی ہے کہ پہلے شوہر کے ساتھ ہی بات بن جائے اور اُسی کے ساتھ گزارا کرو۔عورت اور

مرد ایک دوسرے کے لئے پردہ ہیں۔ حیا کا تقاضہ یہی ہے کہ ایک سے ہی نباہ ہو جائے۔ مکمل انسان تو نہیں ملے گا۔ اس لئے اُسی سے گزارہ کریں۔ طلاق ہونے پر رشتے اچھے نہیں ملیں گے۔ گزارہ کرنے کی کوشش کریں۔ بچے کو ماں یا باپ کی محبت سے دُور نہ کریں۔

نور القرآن 'دُکھ سُکھ پروجیکٹ میں کونسلنگ کی جاتی ہے اور مشورہ دیا جاتا ہے۔

پہلے شوہر سے بھی کہا جا رہا ہے کہ عورت ایک جگہ سے فارغ ہو جائے تو اُسے دوسری جگہ شادی ہونے دیں۔ جب رشتہ کرتے ہیں تو بات اور طرح۔ جب شادی ہو جاتی ہے تو خدانخواستہ خراب باتیں کرنے لگتے ہیں۔ اپنے لئے نیّت کریں کہ اپنے بچوں کی زندگی خراب نہیں کریں گے۔

ایک صحابیؓ نے اپنی طلاق دی ہوئی عورت کے لئے خود ایک صحابیؓ سے کہا کہ فلاں عورت سے شادی کر لو بہت اچھی ہے۔

اسلام ٹوٹے دلوں کو جوڑتا ہے اور جُڑے دلوں کو محبت اور اُلفت کی لڑی میں پروتا ہے۔

کیا یہ آیت 1400 سال پرانی لگتی ہے؟ ایسا لگتا ہے ہماری زندگی کی کہانی ہے۔ جب کوئی غصّہ میں ہوتا ہے تو اُسے دوسرے کی خوبیاں بھی خامیاں بھی لگتی ہے۔

نکاح میں ولی کی ضرورت ہے۔ ترمذیؒ کی روایتؐ ہے کہ بغیر ولی کے نکاح نہیں ہوتا۔

ہماری آج روایات ہی بدل گئی ہیں۔ کنواری لڑکی کو تو ولی کے بغیر نکاح کی بالکل اجازت ہی نہیں ہے۔ ہاں اُس سے پوچھا جائے گا۔ اللہ کے نبیؐ سے پوچھا گیا کہ کنواری تو بولتی ہی نہیں وہ کیسے اقرار کرے گی، آپؐ نے فرمایا اگر وہ خاموش رہے یا رو دے تو وہ اُس کی طرف سے ہاں ہے۔ (یہ اُس زمانے کی بات تھی جب لڑکی اپنی شادی کی بات میں نہیں بولتی تھی)

مطلقہ اور بیوہ کو بھی ولی کو ساتھ لے کر ہی نکاح کرنا چاہیئے۔